السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

1۔ شکار کرنا عام ازیں کہ دریائی ہو یا صحرائی جیسا کہ فی زماننا رائج ہے کہ چند اشخاص مل کر باہم مشترک طور پر شکار کیا کرتے ہیں اور اس میں بقدر حصہ رسدی و مساوی تقسیم کرلیتے ہیں آیا صورت متذکرہ صدر شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

2۔ قولہ الحق سبحانہ تعالی : صَيْدُ الْبَحْرِ وقولہ الحق سبحانہ تعالی : صَيْدُ الْبَرِّ

کا اطلاق اس دیار کے چھوٹے چھوٹے دریاؤں پر صحیح ہے یا نہیں؟ نیز ان ندیوں میں شرعاً شکار کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت متذکرہ بالا شرعاً جائز ہے مثل غنائم کے۔ "منتقی الاخبار" میں ہے۔

باب التسوية بين القوي والضعيف ومن قاتل ومن لم يقاتل عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر الحدیث وفیہ فقسمھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالسواء"[1](رواہ ابو داوٗد الی اجر الباب)

(طاقتور اور کمزور لڑنے والے اور نہ لڑنے والے کے درمیان برابری کرنے کا باب سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا: اس میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (مال غنیمت) کو ان کے درمیان برابر تقسیم کیا)

2۔ بحر ضد ہے بر کا۔ بحر کا اطلاق ہر آب کثیر پر ہوتا ہے میٹھا ہو یا کھاری، بستہ ہو یا جاری، ندی ہو یا تالاب یا پکھرا پکھری۔ پس بحر کا اطلاق اس دیار کے بلکہ ہر ایک دیار کے چھوٹے چھوٹے دریاؤں پر صحیح ہے اور بحکم آیت کریمہ:

أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ

(ان ندیوں میں بلکہ تمام دنیا کی ندیوں میں شرعاً شکار کیا جاسکتا ہے "مختار الصحاح" میں ہے۔ "البحر ضد البر اھ[2](بحر بر کی ضد ہے

[لساب العرب" میں ہے: "البحر الماء الكثير ملحا كان او عذبا وهو خلاف البر"[3]"

(بحر بہت زیادہ پانی پر مشتمل ہوتا ہے وہ کھارا ہو یا میٹھا اور وہ بر کی ضد ہے)

خازن میں زیر آیت کریمہ أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ

[المراد به جميع المياه العذبة والملحة بحرا كان او نهرا او غديرا"[4]"

(اس (بحر) سے مراد تمام پانی ہیں میٹھے ہوں یا کھارے بحر کے ہوں یا نہر کے یا غدیر (جوہڑ) کے) "فتح البیان" میں ہے)

[المراد بالبحر هنا كل ما يوجد فيه صيد بحري وان كان نهرا او غديرا فالمراد بالبحر جميع المياه العذبة والمالحة"[5]"

(یہاں بحر سے مراد ہر وہ (پانی) ہے جس میں بحری شکار پایا جائے اگرچہ وہ نہر یا جوہڑ ہو پس بحر سے مراد تمام پانی ہیں وہ کھارے ہوں یا میٹھے)

تفسیر ابو السعود میں ہے۔

[صيد البحر) اي ما يصاد في المياه كلها بحرا كان او نهرا او غديرا"[6])"

(صید البحر) یعنی جو تمام پانیوں سے شکار کیا جاتا ہے وہ پانی بحر میں ہو یا نہر میں یا جوہڑ میں)

---

[1] ۔سنن ابی داوٗد رقم الحدیث (2739) نیل الاوطار (72/8)

[2] مختار الصحاح للراوي (ص 73)

[3] ۔لسان العرب (41/4)

[4] ۔تفسیر البخاري (95/2)

[5] ۔فتح البیان (55/4)

[6] ۔تفسیر ابی السعود (۸۱/۳)

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

## مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

**کتاب الصید والذبائح، صفحہ: 667**

**محدث فتویٰ**